شاہ بلیغ الدین (کراچی)
صدر سیرت فاؤنڈیشن ٹرسٹ
سابق رکن قومی اسمبلی

جمعہ کا دوسرا خطبہ

(تاریخی شعور کا تقاضا)

خطبۂ جمعہ کے سلسلے میں نہ جانے کیوں ہم سے ایک غفلت ہو رہی ہے ایک طرف تو ہم حضور اکرم ﷺ کی شفاعت کے طلبگار رہتے ہیں تو دوسری طرف ہمارا یہ حال ہے کہ اولاد رسول اکرم ﷺ کے بارے میں دشمنوں کے پروپیگنڈے میں آ کر ہم نہ صرف نبی زادیوں کی صحیح تعداد بتانے سے کتراتے ہیں بلکہ آپکی اولاد میں فرق اور امتیاز بھی روا رکھتے ہیں خود گنہگار ہونے کے ساتھ ساتھ ہم اپنی نئی نسل کو بھی اولاد رسول کے بارے میں بلاوجہ شک میں مبتلا کر رہے ہیں ادھر دشمنان اولاد رسول کا یہ حال ہے کہ بچوں کی نصاب کی کتابوں میں جھوٹی باتیں لکھواتے اور حکومت کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہیں یہ ان کا پرانا حربہ ہے اس کا بہترین توڑ جمعہ کا خطبہ مغلیہ سلطنت کے زوال کے زمانے میں جب سید برادران (حسن علی اور حسین علی) حکومت پر چھائے ہوئے تھے توانہوں نے جمعے کے خطبے میں صرف ایک صاحبزادی کا نام لینے کی پابندی لگا کر ڈنڈے کے زور سے اس پر عمل کروایا۔

اللہ کے رسول ﷺ کی اولاد صرف آپ ﷺ کی دو بیویوں سے ہوئی ایک ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ ہیں اور دوسری ام المؤمنین حضرت ماریہ قبطیہؓ۔ جن کے بطن سے مدینے میں صرف ایک صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ پیدا ہوئے اور بچپن میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے حضرت خدیجہؓ کے بطن سے حضور اکرم ﷺ کی اولاد کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۔ حضرت قاسمؓ (بچپن میں فوت ہو گئے) ۲۔ حضرت زینبؓ ۳۔ حضرت رقیہؓ ۴۔ حضرت فاطمہؓ ۵۔ حضرت ام کلثومؓ ۶۔ حضرت عبد اللہ (بچپن میں فوت ہوئے) طبقات ابن سعد، جمھرۃ الانساب العرب اور جوامع سیرۃ (ابن حزم) میں یہی ترتیب ملتی ہے اور اسی ترتیب سے صاحبزادیوں کی شادیاں بھی ہوئیں ہیں۔ سورۃ احزاب کی آیت انسٹھ میں جہاں اللہ کے رسول ﷺ کی صاحبزادیوں کا ذکر آیا ہے وہاں لفظ "بنتک" استعمال ہوا ہے جسکا مطلب ہے کہ دو سے زیادہ "بیٹیاں"۔ اسکے بعد بھی کوئی یہ کہے کہ آپ ﷺ کی صرف ایک ہی صاحبزادی تھیں تو وہ اللہ اسکے رسول اور تمام امت مسلمہ کا مجرم ہے نبی زادیوں کے نسب کو جھٹلانے والا مفسد دوزخی ہی ہوسکتا ہے اسکے علاوہ اسکا کوئی اور ٹھکانہ نہیں ہے اگر بات فضیلت ہی کی ہے تو پھر حضرت زینبؓ کے بارے "افضل بناتی" کے ارشاد سے کیوں صرف نظر کیا جاتا ہے کیا ذو ہجرتین ہونا فضیلت نہیں؟ ہم سیدہ رقیہؓ کی اس فضیلت کو چھپانے پر کیوں تلے ہوئے ہیں؟ افسوس اس امر کا ہے کہ کچھ لوگ جو تاریخی شعور سے محروم ہیں وہ اسی پر بضد ہیں کہ ان کی بات اوپر رہے۔

چاہے تاریخی حقیقتیں جھٹلادی جائیں ہربات کی پرسش کرنے والا کیا اس بات کی پرسش نہ کرے گا محدثین صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) ہی نہیں بلکہ کوئی محدث ایسا نہیں ملتا جس نے چار صاحبزادیوں کے اسمائے مبارک نہ دیئے ہوں اصحاب الرجال اور مؤرخین میں بھی سب کے پاس چار صاحبزادیوں کا تذکرہ ہے۔ جس کا جی چاہے انساب الاشراف، المعارف، المجبّر مروج الذہب، زاد المعاد، المواہب الدنیہ، الوفا، البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری، زرقانی، ابوالفداء، تاریخ یعقوبی، ابن اثیر، ابن خلدون، سہیلی، سیرت ابن ہشام، طبقات ابن سعد، تنبیہہ واشراف اٹھا کر دیکھ لے یہ فہرست بڑی طویل ہے صرف اس خیال سے کہ کوئی غلط فہمی نہ ہوان کتابوں کو بھی اٹھا کر دیکھ لیجئے جو اہل رفض کے پاس معتبر اور مستند ہیں ان میں بھی حضرت خدیجہؓ کے بطن سے رسول اکرم ﷺ کی چار صاحبزادیوں کا ذکر ہے اصول کافی، نہج البلاغہ حیات القلوب، تنقیح المقال اعلام الوری (طبرسی) کشف الغمہ، منتہی الآمال (عباس قمی) انکے علاوہ بھی بہت سی کتابیں ہیں جنکا تذکرہ طوالت کا موجب ہوگا۔ عہد حاضر کے محققین میں جسٹس امیر علی اور طہ حسین بھی چاروں صاحبزادیوں کا تذکرہ کرتے ہیں کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جنکے بعد کے ایڈیشن بدل دیئے گئے۔ جیسے تحفتہ العوام مکتبہ نظامی پریس سے جب یہ کتاب لکھنؤ میں چھپی تو اس کے کچھ الفاظ تبدیل کردیئے گئے تھے۔ لاہور سے طبع ہوئی تو تین صاحبزادیوں کے اسمائے گرامی اور تفصیلات کو متن سے خارج کرنے کی خباثت کا ارتکاب کیا گیا۔ اس کی تازہ ترین مثال کراچی سے چھپنے والا مروج الذہب کا ترجمہ ہے۔ اس کی دو جلدیں چھپی ہیں۔ جلد اول میں حصہ اول اور حصہ دوم ہے حصہ دوم کے صفحات ۲۲۳ ہیں اور ۲۲۴ پر حضور اکرم ﷺ کی اولاد کے زیر عنوان خط کشیدہ سطریں ملاحظہ کیجئے یہ عربی عبارت کا صحیح ترجمہ نہیں ہے بلکہ اسے مسخ کیا گیا ہے

رسول اللہ ﷺ کی اولاد

ابراہیم کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی ساری اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہوئی۔ ان میں قاسم سب سے بڑے تھے جو صغر سنی ہی میں وفات پاگئے تھے ان کے علاوہ رقیہؓ اور ام کلثومؓ بھی آپ کی بیٹیاں تھیں جن سے حضرت عثمانؓ بن عفان نے یکے بعد دیگرے شادی کی تھی لیکن وہ حضرت خدیجہؓ کے پہلے شوہروں عتبہ اور عتیبہ کے صلب سے تھیں جو دونوں ابی لہب کے بیٹے تھے وہ ان سے طلاق کے بعد آپ کے نکاح میں آئی تھیں ان کی ایک بیٹی زینبؓ بھی تھیں جو ظہور اسلام سے قبل ابو العاص ابن ربیع کی بیوی تھیں اور وہ بھی حضرت خدیجہؓ کے ایک پہلے شوہر سے تھیں جو ان کے بطن سے پیدا ہوئی تھیں۔ ابوالعاص بن ربیع اور زینبؓ میں مفارقت کیوجہ اول الذکر کا اسلام نہ لانا او آخر الذکر کا اسلام قبول کرنا تھی۔ البتہ یہ بات اہل علم کے نزدیک متنازعہ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی العاص کے اسلام لانے کے بعد ان سے زینبؓ کا نکاح کر کے یا پہلے ہی نکاح کے تحت ان کی زوجیت میں رہنے دیا تھا یا نہیں؟ ابوالعاص کی ایک بیٹی امامہ بھی تھیں جن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد نکاح کیا تھا۔

عتبہ اور عتیبہ (ع ت ی ب ہ) دونوں ابولہب کے بیٹے تھے ان سے حضرت زینبؓ بنت رسول اکرم ﷺ اور حضرت رقیہؓ بنت رسول اکرم ﷺ کے نکاح کی روایتیں ملتیں ہیں حضرت خدیجہؓ کی ان دونوں سے یکے بعد دیگرے شادی کا افسانہ اس عبارتؒ میں کیسے آگیا اس سوال کا جواب کون دے گا ابوالعاص بن ربیعؓ اور حضرت عباسؓ دونوں شخصیتوں نے ابتدا میں ایمان قبول کرلیا تھا اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت ابوالعاصؓ اور حضرت زینبؓ کا دوبارہ نکاح نہیں کرایا یہ اس بات کا سب سے بڑا ثبوت ہے جامع ترمذی سنن ابوداؤد اور سنن ابن ماجہ میں سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کی واضح روایت ہے کہ تجدید نکاح کے بغیر حضرت زینبؓ ابوالعاصؓ کی زوجیت میں رہیں۔ ابوالعاصؓ نے شعب بنوہاشم میں اللہ کے رسولؐ کی اسیری کے زمانے جو کارنامے انجام دیئے تھے اور قیدیوں کو غلہ اور کپڑے پہنچائے تھے اس بنا پر اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں بطحا کا سورما قرار دیا تھا حضرت زینبؓ اور حضرت ابوالعاصؓ کی صاحبزادی امامہ وہی ہیں جن کے بارے میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں واضح روایت ہے کہ نماز پڑھتے وقت اللہ کے رسول ﷺ ان کو اپنے کندھوں پر سوار کرلیتے تھے کسی اور نواسے یا نواسی کے بارے میں ایسی مستند روایت نہیں ملتی۔ سورت انفال میں ارشاد ربانی ہے

و یمکرون و یمکر الله و الله خیر الماکرین

اور کافر اپنے مکر میں لگے تھے اور اللہ اپنی تدبیر فرما رہا تھا اور اللہ سب سے اچھی تدبیر کرنے والا ہے مروج الذہبؒ کے ترجمے اور عبارت کو مسخ کرنے والا اولاد رسول کے ضمن میں تو اپنی چال چل گیا لیکن اس مکار کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ اور کہاں کہاں کتاب میں اولاد نبی اکرم ﷺ کا ذکر ہے چنانچہ یہاں مروج الذہب حصہ دوم کے صفحات ۲۲۱ اور ۲۲۲ کے خط کشیدہ الفاظ پڑھیے ذیلی سرخیاں ہیں

ہجرت کا دوسرا سال ---------- اس سال آپ کی بیٹی رقیہؓ کی وفات ہوئی

ہجرت کا تیسرا سال ---------- اس سال آپ کی بیٹی ام کلثومؓ سے حضرت عثمانؓ بن عفان کی شادی ہوئی

ہجرت کا آٹھواں سال ---------- اس سال آنحضرت ﷺ کی بیٹی زینبؓ نے وفات پائی تھی

تاریخ کو مسخ کرنے کی کوششیں تابعین کے دور ہی کے بعد سے شروع ہوگئیں تھیں سبائی فتنے کا دارومدار اسی پر تھا اور آج کل تو یہ فتنہ بہت زوروں پر ہے ہر شخص پر اس پروپیگنڈے کا اثر ہے مسلمان اپنی اصل تاریخ اور خانوادۂ نبوی سے لاعلم ہیں اس لیے ہمارے علماء کرام پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو یہ

باتیں بتائیں لوگوں کو تلقین کریں اور اسکے لیے بہترین حل جمعہ کا خطبہ ہے چنانچہ خطبہ ثانیہ کے لئے نمونتاً ایک متن پیش ہے ساتھ ہی اس کا ترجمہ دے دیا گیا ہے۔

خطبہ ثانیہ

الحمد لله وحده لاشریک لہ صدق وعده و نصر عبده و اعز جنده و ہزم الاحزاب وحده

والصلوة و السلام علی من لا نبی بعده و لا معصوم بعده الذی قال فی خطبتہ حجتہ الاخیره انی قد ترکت فیکم کتاب الله ان اعتصمتم بہ فلن تضلوا بعده۔ و علی آلہ اهل بیتہ المطهرات المکرمات البرره خصوصا علی خدیجتہ و عائشہ و حفصہ و ام حبیبہ۔

و علی خلفائہ الستتہ من الصحابہ ابی بکر و عمر و عثمان و علی و الحسن و معاویہ و علی عمیہ المکرمین العباس و اسد الله و اسد رسولہ سید الشهداء حمزه۔

و علی بناتہ زینب و رقیہ و ام کلثوم و فاطمہ و علی اسباطہ علی الزینبی و عبد الله بن رقیہ و الحسن و الحسین ابنی فاطمہ رضوان الله تعالی علیهم و علی من تبعهم الی یوم القیامتہ۔

(اللهم اغفر للمؤمنین و المؤمنات و المسلمین و المسلمات الاحیاء منهم و الاموات انک سمیع مجیب الدعوات۔ اللهم الف بین قلوبنا و اصلح ذات بیننا و اهدنا سبل السلام و نجنا من الظلمات الی النور برحمتک یا الله یارحمن یا غفور۔)

اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیمO یا ایها الذین آمنوا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعتہ فاسعوا الی ذکر الله و ذروا البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمونO فاذا قضیت الصلوة فانتشروا فی الارض و ابتغوا من فضل الله و اذکروا الله کثیرا لعلکم تفلحونO

ان الله یامر بالعدل و الاحسان و ایتاء ذی القربی و ینهی عن الفحشاء و المنکر و البغی یعظکم لعلکم تذکرونO و لذکر الله اکبر و الله یعلم ما تصنعونO

ترجمہ:

تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں جس کا کوئی شریک نہیں جس نے اپنا ہر وعدہ سچ کر دکھایا اپنے

بندے کی مدد کی اپنی فوج کی معاونت کی اور تمام دشمنان اسلام کو شکست فاش دی۔ اور صلوۃ و سلام ہو خاتم المعصومین ﷺ پر جن کے بعد کوئی نبی اور معصوم نہیں جن کی رحمت و شفقت کا یہ عالم تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر صحابہ کرامؓ کے سب سے بڑے اجتماع کے سامنے اپنے خطبہ میں یہ آخری وصیت فرمائی کہ میں تمہارے پاس ایک ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں جس کو اگر تم نے مضبوطی سے تھامے رکھا تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ وہ ہے اللہ کی کتاب قرآن۔ (حضرت باقر سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیان کی ہوئی یہ حدیث نبوی صحیح مسلم ابوداؤد اور ابن ماجہ میں موجود ہے) اور صلوۃ و سلام ہو آپ ﷺ کی اہل بیت مطہرات پر جو نہایت مکرم اور نیکوکار ہیں خصوصاً حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ (بنت صدیق اکبرؓ) حضرت حفصہؓ (بنت فاروق اعظمؓ) اور حضرت ام حبیبہؓ (بنت حضرت ابوسفیانؓ) پر۔

نیز صلوۃ و سلام ہو آپ ﷺ کے صحابی خلفاء یعنی حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ حضرت عمر فاروق اعظمؓ حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت معاویہؓ پر اور آپ ﷺ کے دو مکرم و معظم مسلمان چچاؤں یعنی حضرت عباسؓ اور شیر خدا و شیر رسول سید الشہداء حضرت حمزہؓ پر اور آپ کی چاروں صاحبزادیوں حضرت زینبؓ (زوجہ حضرت ابوالعاصؓ) حضرت رقیہؓ و حضرت ام کلثومؓ (ازواج حضرت عثمان غنیؓ) اور حضرت فاطمہؓ (زوجہ حضرت علیؓ) پر اور آپ ﷺ کے چاروں نواسوں حضرت علی زینبیؓ، حضرت عبد اللہؓ بن رقیہؓ، اور حضرت حسنؓ و حسینؓ ابناء فاطمہؓ پر اللہ تعالیٰ کا رضوان (خوشنودی) حاصل ہو ان تمام حضرات کو اور قیامت تک آنے والے ان حضرات کے تمام متبعین کو (آمین)

اے اللہ تمام مومن و مسلم مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما زندوں پر بھی کرم فرما اور جو انتقال کر گئے ہیں ان پر بھی کرم فرما بیشک تو سننے والا اور دعاؤں کا قبول فرمانے والا ہے۔

اے اللہ تمام مسلمانوں بلکہ تمام انسانیت کے دلوں میں محبت و الفت پیدا فرما ہماری آپس کی رنجشوں کو دور فرما ہم سب کو سلامتی کے راستے کی ہدایت عطا فرما ہمیں گناہوں کی تاریکی سے نکال کر نیکی کی روشنی عطا فرما اے اللہ اے غفور رحیم اپنی مہربانی سے ہماری ان آرزوؤں کو پورا فرما۔

اس کے بعد میں راندہ درگاہ شیطان کے مقابلہ کے لئے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اور اسی رحمان و رحیم کے نام سے (یہ آیات) شروع کرتا ہوں۔ (کہ) "اے ایمان والو جب پکارا جائے نماز کے لئے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہوجائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو (گھریلو یا کاروباری جو کام کرنا چاہو کرو) اور ارشادات الٰہی کو ہمیشہ ذہن نشین رکھو تا کہ تمہیں فلاح نصیب ہو (سورہ جمعہ آیت نمبر ۹، ۱۰)

(سنو) اللہ تعالیٰ عدل و احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ ذہن نشین کر کے سبق حاصل کرو (سورہ نحل آیت نمبر ۹۰)

احکام الٰہی کو ذہن نشین رکھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا سب چیزوں سے بڑھ کر ہے اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (سورہ عنکبوت آیت ۴۵)